اتحاد المسلمین
کے لئے

الحمد للہ الذی جعل الزکوۃ رکنا ثالثا للاسلام وقدمہا علی
الحج والصیام حیث اشرد فہا بالصلوۃ فی امام الکلام والصلوۃ
والسلام علی سیدنا محمد خیر الانام وعلی آلہ وصحبہ الکرام ؓ

انسان جب دنیا مین پیدا ہوتا ہے تو اوس کے ساتھہ ہی حقوق اور
فرائض کی ذمہ داریان بھی اوس کو لاحق ہوتی ہین۔ مبارک وہ انسان ہے
کہ جو حتی الامکان سب کے حقوق بجا لائے اور سب ذمہ داریون سے سبکدوش
ہوکر اس دنیائے ناپائدار سے ایمان کیساتھہ راہی ملک بقا ہو جس انسان
نے کسی کی حق تلفی کی ہو تو ہم اسکو ظالم کہین گے اور جس نے حقدار کو اسکا

حق پہونچا دیا ہو ہم اوسکو عادل کہینگے غرضکہ عدل ایک ایسی محمود صفت ہے
جس کو ہر کوئی اچھا جانتا ہے اور ظلم ایک ایسی مذموم صفت ہے جس کو
ہر شخص برا سمجھتا ہے۔ سوال یہ ہے کہ حق پیدا کیونکر ہوتا ہے اور اوسکے
وجود کا اصلی سبب کیا ہے ہمارے نزدیک اصلی سبب حق کے وجود کا اتصال
اور قرب ہے اگر اتصال اور قرب نہین تو حق بھی نہین غرضکہ کوئی حق
(خواہ اس سے کہ وہ حق اللہ ہو یا حق عباد ہون حقوق والدین ہون
یا حقوق زوجین حقوق یتامی ہون یا حقوق مساکین حقوق جوار ہون یا حقوق
ملک) دائرہ اتصال سے باہر اور قرب سے جدا نہین اگر اتصال کی ڈوری کو کاٹ
دیا جائے تو حقوق کے موتی شکستہ تسبیح کے دانون کی طرح بکھر
جاوینگے جہانتک نظام اتصال اور قرب قایم رکھوگے اوسی قدر نظام حقوق کا
سلسلہ پیوستہ رہیگا خلاصہ یہہ کہ ساری دنیا کا نظام اس اتصال کی زنجیر سے
وابستہ ہے خدا ے تعالیٰ کے حقوق کا اتصال ہم سے کیونکر ہوا۔ اوس کا جواب
یہہ ہے کہ یہ سب کائنات اوسی کی ہے ہم مخلوق وہ خالق وہ معبود ہم عابد وہ
ہم سے قریب اور ہمارا ناظر ہم اوس کے سامنے حاضر وَاِذَا سَاَلَكَ عِبَادِیْ عَنِّیْ
فَاِنِّیْ قَرِیْبٌ اُجِیْبُ دَعْوَةَ الدَّاعِ اِذَا دَعَانِ اور نَحْنُ اَقْرَبُ
اِلَیْهِ مِنْ حَبْلِ الْوَرِیْدِ۔

قرب ذاتی مراد رکھو یا قرب علمی وہ ہر حال مین ہم سے قریب ہے۔

؎ اے زاہد خودبین از قرب چہ می پرسی ٭ او در من و من در وی چون بو بگلاب اندر

رہے حقوق عباد ان کا سبب بھی وہی اتصال ہے ایک اتصال تو یہ ہے کہ سب آدم علیہ السلام کی اولاد ہیں اس اعتبار سے ایک دوسرے کے بھائی ہیں دوسرا اتصال یہ ہے کہ ایک ہی خدا کے بندے ہیں ایک ہی نبی کے کلمہ گو اخوت قرابت اخوت اسلامی جتنے حقوق لے لو سب میں وہی اتصال اور اَلْاَقْرَبُ فَالْاَقْرَبُ کی جھلک نظر آویگی جب حقوق کی یہ حالت ہے تو اون کی ادائی بھی فرض ہے اگر اون حقوق کو بجا نہ لایا جائے تو وہ عین ظلم ہے اسی وجہ سے اللہ تعالیٰ نے حقوق العباد میں سے ایک حق اسلام زکوٰۃ کو بھی رکھا ہے تاکہ ہر ایک مالدار مسلمان اپنے بھائی مفلس اور حاجتمند مسلمان کا حق من حیث الاسلام ادا کرے۔

نماز ہم اگر نہ پڑھیں تو ہمنے حق خداوندی ادا نہیں کیا اور خدا کے گنہگار ہوئے لیکن اگر ہم زکوٰۃ نہ دیں تو ہمنے گویا دو حقوق تلف کئے ایک تو حق خدائی کہ اوسکے حکم کی تعمیل نہیں کی دوسرے حق عباد کہ مسلمان بھائی کی خبر نہ لی اسی واسطے خداوند تعالیٰ جل شانہ نے قرآن پاک میں نماز کے ساتھہ زکوٰۃ کو بیاسی جگہہ ملاکر ارشاد فرمایا ہے اور اوس کو ویسا ہی واجب التعمیل قرار دیا ہے جیسا نماز کو جو وعید تارک صلوٰۃ کے لئے آئی ہے اس سے بڑھکر دھمکی مانعین زکوٰۃ کیلئے وارد ہوئی ہے چنانچہ سورۂ توبہ کے پانچویں رکوع میں ارشاد باری ہے

وَالَّذِيْنَ يَكْنِزُوْنَ الذَّهَبَ وَالْفِضَّةَ وَلَا يُنْفِقُوْنَهَا فِیْ سَبِيْلِ اللّٰهِ فَبَشِّرْهُمْ بِعَذَابٍ اَلِيْمٍ يَوْمَ يُحْمٰى عَلَيْهَا فِیْ نَارِ جَهَنَّمَ فَتُكْوٰى بِهَا جِبَاهُهُمْ وَجُنُوْبُهُمْ وَظُهُوْرُهُمْ هٰذَا مَا كَنَزْتُمْ لِاَنْفُسِكُمْ فَذُوْقُوْا مَا كُنْتُمْ تَكْنِزُوْنَ (ترجمہ) اور جو لوگ سونا اور چاندی خزانہ کرکے رکھتے ہین اور اللہ تعالی کی راہ مین اون کو خرچ نہین کرتے اون کو تکلیف کے عذاب کی خوشخبری سنادو جس دن کہ وہ سونا اور چاندی دوزخ کی آگ مین گرم کیا جائے گا پھر اون لوگون کی پیشانیان اور پسلیان اور پیٹھین داغ دی جاوینگین اور اون سے کہا جاویگا یہ سزا اسکی ہے جو تمنے اپنے لئے دنیا مین جمع کرکے رکھا تھا آج اپنے جمع کرنے کا مزا چکھو۔

احادیث کثیرہ مانعین زکوۃ کے وعید مین آئی ہین سب سے بڑھکر وعید جو مانعین زکوۃ مین آئی ہین وہ یہ حدیث ہے کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو اونٹ اور بکریون والا اور گائے والا اپنے جانورون کی زکوۃ نہین دے گا قیامت کے دن وہ جانور موٹے اور فربہ ہوکر آوینگے اور جسنے زکوۃ نہین دی ہے اوس کو اپنے سینگون سے مارینگے اور کھرون سے اور پیرون سے کچلین گے جب ایکدفعہ گذرینگے تو پھر دوسری دفعہ آئینگے غرضکہ اسی طرح کا عذاب ہوتا رہیگا ح دوسری حدیث مین ہے کہ مالدار آدمی کا مال گنجا سانپ ہوکر اوس کو لپٹ جاوے گا اور اوسکو کاٹتا رہے گا۔

ح حضرت ابو ذر رضی اللہ عنہ فرماتے ہین کہ مین ایکدن حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے
پاس آیا اوس وقت آپ خانہ کعبہ کے نیچے تشریف فرماتھے آپنے مجھکو دیکھکر
فرمایا وہی لوگ زیادہ نقصان پانیوالے ہین مینے عرض کیا کہ وہ کون لوگ ہین
آپنے ارشاد فرمایا کہ جنکے پاس مال بہت ہے وہی نقصان پانیوالے ہین لیکن وہ
لوگ جو اپنے مال کو اللہ تعالی کی راہ مین خرچ کرتے ہین اونکو نقصان نہین ہے
ح حضرت بریدہ سے روایت ہے کہ جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جن
لوگون نے زکوٰۃ کو روکدیا اللہ تعالی نے اوس قوم کو قحط مین مبتلا کیا ح انس رضی اللہ
عنہ سے روایت ہے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا قیامت کے دن
تونگرون کی خرابی ہے اسلیے کہ فقرا اوسدن تونگرون کا ظلم جناب باری مین عرض
کرینگے۔ اے پروردگار ان اغنیا نے ہمارے حقوقکو جو تونے اونپر فرض کیے تھے
تلف کردیئے اور ہمپر ظلم کیا پروردگار جلشانہ ارشاد فرمائیگا میری عزت اور جلال
کی قسم مین اون سے معاوضہ لونگا اور انکو اپنی رحمت سے دور کرونگا پھر حضور اکرم
صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ آیت تلاوت فرمائی وَالَّذِيْنَ فِيْ اَمْوَالِهِمْ حَقٌّ مَّعْلُوْمٌ
لِّلسَّائِلِ وَالْمَحْرُوْمِ یعنے اونکے مال مین ایک حصہ مانگنے والونکا اور ایک حصہ
محروم کا ہے یعنے وہ شخص جو صورت سوال ہے لیکن ذلت سوال کی وجہ سے
دست سوال دراز نہین کرتا۔

خلاصہ یہ کہ زکوٰۃ کا ندینا دو طرحکی معصیت ہے ایک تو خداوند تعالی کے حکم کی نافرمانی

... سے [illegible] تکان [illegible] نفس [illegible] قطع نظر ثواب آخرت کے زکوٰۃ کا نہ دینا بد اخلاقی
بھی ہے کون شخص ایسا ہے جو بخل کو برا نہیں جانتا اور کون شخص ایسا ہے جو
سخاوت [illegible] حضور اکرم نے فرمایا کہ ہر صبح ایک فرشتہ جناب باری
[illegible] کے حضور [illegible] آتا ہے اور کہتا ہے اللّٰھم اعط
منفقا خلفا واعط ممسکا تلفا [illegible] خرچ کرنیوالے کو [illegible] دے اور
اور روک رکھنے والے کا مال تلف کر دے۔ رہا یہ کہ بخل مذموم صفت کیوں ہے
اور سخاوت محمود کیوں [illegible] بخل سے قساوت قلبی اور بزدلی پیدا ہوتی ہے
اور سخاوت سے نرم دلی اور [illegible] بخیلوں کو بزدل پایا ہے اور سخیوں کو
بہادر حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ثلث مھلکات شح مطاع
وھوی متبع واعجاب المرء بنفسه یعنی تین چیزیں آدمی کو ہلاک
کرنیوالی ہیں ایک تو بخل جس کا ہر طرح سے مطیع رہنا مال کی محبت سے کسی کو
کچھ نہیں دینا دوسری خواہش نفس کی پیروی تیسری خودپسندی۔ خدا تعالی نے
اس صفت بخل کے دور کرنے کیلئے زکوٰۃ فرض کی ہے کیونکہ اصل بخل کا سبب
محبت مال ہے اور کسی چیز کی محبت جب ہی جاتی ہے کہ امر محبوب سے اسکو جدا رکھا
جائے اور جبتک کہ نفس کو اسکے مفارقت کی عادت نہ ڈالی جاوے تب تک وہ
صفت مذموم جدا نہیں ہوسکتی اسی وجہ سے زکوٰۃ کو زکوٰۃ کہا جاتا ہے کیونکہ وہ بخل کی
ناپاکی سے جو مہلک ہے انسانکو پاک کرتی ہے اور جب بیماری بخل سے پاک ہوگا

اور سال کے دینے سے خوش ہوگا تو اسکو راحت ملیگی اور ہمارا روزمرہ کا مشاہدہ ہے
کہ ہمیشہ سخی کو خوش وخرم پاتے ہین اور بخیل کو ہمیشہ رنجیدہ اور غمگین اسیواسطے
حکیم استاد شیخ سعدی فرماتے ہین ۔ ؎

سخیان زاموال برمیخورند ۔ بخیلان غم سیم وزر میخورند ۔

اچھا اور آگے چلئے زکوٰۃ دینا شکر نعمت ہے اور نہ دینا کفران نعمت اب
اسکا ثبوت کہ یہ کفران نعمت کیون ہے ہمارا مال ہے ہمین اختیار ہے چاہین دین
چاہین نہ دین لیکن ایسا نہین ہے اسکو ایک مثال سے بخوبی سمجھ لوگے ہمارے بہت
سارے غلام ہون انمین سے ہم کسی غلام کو ناز ونعم سے پرورش کرین اور اپنی دولت کا
اوسکو نگراں کار بنا دین پھر ہمارے جو دوسرے اور خادم اور غلام ہین جو اون سے
درجہ مین کم ہین اونکے بارہ مین دولتمند غلام سے کہین کہ ان کم درجے کے غلامونکو
بھی بقدر ضرورت دیدیا کرو اسکے برعکس دولتمند غلام اپنے آقا کے دوسرے
غلامونکی خبر نہ لے بلکہ خود اپنا گھر بھرے کیا ایسے غلام سے ہم راضی ہوسکتے ہین ہرگز
ہرگز نہین یہی نسبت ہم بندون کو ذات باری تعالیٰ کے ساتھ ہے جتنی کائنات
سب اللہ تعالیٰ کی ملک ہے جتنی مخلوق سب اللہ تعالیٰ کی غلام **وَلِلّٰهِ مَا فِی
السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ** اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے بعض غلامون کو دولتمند
کیا اور بعض کو حاجتمند بنایا تاکہ ایک دوسرے کے تعلقات وابستہ رہین اور ایک دوسرے
کے حاجت روا **وَجَعَلْنَا بَعْضَهُمْ بَعْضًا سُخْرِيًّا وَرَحْمَتُ رَبِّكَ خَيْرٌ مِّمَّا يَجْمَعُوْنَ**

اگر دولتمند غلام خدا کی ملکیت کو اپنی ملک سمجھے اور یہ کہے کہ یہ دولت میری کمائی ہوئی ہے اور جب اوس سے پوچھا جائے کہ تجھکو قوت کمانیکی کسنے دی اور عقل کس نے عنایت فرمائی وہ صاف یہی کہے گا کہ خدانے پس جب خدانے دی تو یہ مال اور دولت بھی اُسیکی ہے ہم صرف نگران ہین اوسکو چاہیے کہ اوسکی دولت مین کیا حقوق ہین اون کو پہچانے اور اسی طرح صرف کرے جیسا کہ اُس کو اوسکے مالک نے ارشاد کیا ہے یہ نہین کہ زبانی خدا کے بندہ ہونیکا دعوی کرکے عبدالدرہم والدینار بنے یا لہو ولعب اور ذاتی تعیشات اور اسرافات مین دولت کو لٹادے غربا اور مساکین کا حق ادا نہ کرے ایسا بندہ فی الحقیقت بندہ خدا نہین ہے بلکہ بندہ درہم و دینار ہے جو ہر طرح سے گندہ ہے۔

توحید کے اسرار پر اگر نظر ڈالو تو معلوم ہوگا کہ کلمہ توحید کا ایک جز زکوۃ ہے اگر کوئی خدا کی وحدانیت کا اقرار کرے اور زکوۃ نہ دے تو گویا اُسکو خدا کی وحدانیت مین کلام ہے ناظرین کو یہ امر سنکر تعجب ہوگا کہ زکوۃ کو توحید سے کیا تعلق توحید اعتقادی مسئلہ زکوۃ من قبیل اعمال اور عبادت۔ کجا کلمہ توحید کجا زکوۃ لیکن اگر تعمق کی نظر سے دیکھوگے تو صاف کھل جائیگا کہ واقعی زکوۃ بھی جز کلمہ توحید ہے اسلئے کہ توحید اوس کو کہتے ہین کہ اللہ تعالی کو ایک جانے اور اسکی محبت اور عبودیت مین غیر کو شریک نہ کرے زکوۃ کا نہ دینے والا خدا کی محبت مین مال کی محبت کو شریک کرتا ہے اور شرک خدا کے پاس گناہ کبیرہ ہے اِنَّ الشِّرْكَ لَظُلْمٌ عَظِيمٌ اَلظُّلْمُ ظُلُمَاتٌ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ اللہ تعالی نے اس شرک سے

نجات پانیکے لئے طریقۂ زکوۃ نکالا تاکہ بندون کو رفتہ رفتہ مال کی محبت کم ہوجائے اور خدا کی محبت مین مال کی محبت کو شریک نہ کرین۔

مرتبۂ توحید مین تین قسم کے لوگ ہین ایک تو وہ جنکی توحید کامل ہے اور خدا کی محبت مین وہ ایسے کامل اور مضبوط ہین کہ اونکو مال کی محبت شمہ بھر بھی نہین اور نہ مال پر بھروسا بعض اکابر اولیاء اللہ سے کسی نے سوال کیا کہ دوسو درہم مین زکوۃ کسقدر ہے انھون نے فرمایا عوام کے لیے شرع کی روسے پانچ درہم واجب ہین لیکن ہم لوگون پر سب کا سب دے ڈالنا واجب ہے اسی جہت سے جب حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مال کے خرچ کرنیکی فضیلت بیان کی تو حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ اپنا مال سب حضور اقدس کی خدمت مین لیکر حاضر ہو گئے جب حضرت نے پوچھا کہ اے صدیق تمنے اپنے اور اہل وعیال کیلئے کیا چھوڑا آپ نے فرمایا اللہ اور رسول کو اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ نصف مال لیکر حاضر خدمت ہوئے حضور نے فرمایا کہ اے عمر تمنے کسقدر اپنے عیال اور اطفال کے لئے چھوڑا انھون نے فرمایا جسقدر رکہ آپکے پاس لیکر حاضر ہوا ہون آپنے فرمایا تم دونون مین ویسا ہی فرق ہے جیسا کہ تم دونون کے کلمون مین ہے غرضکہ صدیق اکبر رضی اللہ عنہ مرتبہ صدق اور محبت مین ایسے کامل نکلے کہ آپ نے سوائے محبوب یعنی اللہ اور رسول کے اور کچھہ نہین رکھا اور اسی وجہ سے اون کا مرتبہ تمام دوسرے صحابہ سے فائق

دوسرے وہ لوگ ہین جو علاوہ زکوۃ کے اور طرح بھی مال خیرات اور مبرات مین
دیتے ہین اور بقدر ضرورت مال کو روک بھی رکھتے ہین تیسرے وہ لوگ ہین
کہ جو صرف زکوۃ پر قناعت کرتے ہین اور زکوۃ سے زیادہ مال اپنا نہین دیتے
یہ لوگ سب سے آخر درجہ مین ہین اور ہمکو بحث انھین لوگون سے ہے
کیونکہ زکوۃ کے احکام مقتضی تھے کہ ایسی طبیعت عامہ کیساتھ ملحوظ ہوان کہ جس کا
ہر مالدار مکلف ہو سکے کیونکہ اگر حکم پہلے قسم کے لوگون کیساتھ متعلق ہوتا تو وہ تکلیف
مالایطاق تھی اور اگر حکم متوسط لوگون کے طبایع کے موافق ہوتا تو اوسکو کم درجہ
کے مالدار قبول نہ کرتے اور اون پر بھی بار گزرتا لہذا حکم زکوۃ ایک ایسی عام
طبیعت کے ساتھ ملحوظ رکھا گیا کہ جس کو اعلیٰ سے اعلیٰ مالدار اور کم سے کم درجہ کا
مالدار پورا کر سکے اور زکوۃ مین بھی ایسی ہی سہولتین رکھی گئین جیسی نماز مین بوجہ
بیماری وضو نہ ہو سکے تو تیمم کرے اور کھڑے ہو کر نماز نہین پڑھ سکتا ہے تو بیٹھکر
پڑھ لے یہی حالت زکوۃ کی بھی ہے اولاً زکوۃ کے لیے ملک نصاب شرط ہے
یعنے اگر مال بقدر نصاب ہے تو زکوۃ ہے اور اگر نصاب سے کم ہے تو زکوۃ نہین
اور پھر مقدار زکوۃ مین بھی اتنی کمی رکھی گئی ہے کہ وہ بالکل قلیل ہے یعنی اکل دیا بیسواں علیٰ

حاشیہ ملہ زکوۃ کے نصاب مین نصاب کا چالیسوان حصہ دینا ایک ایسا کلیہ ہے کہ کہین نہین ٹوٹتا ہم
مختصر نصاب سونے چاندی اور سکون کا یہان بتلا دیتے ہین تفصیلی نصاب مبسوط کتابون مین ملاحظہ کیجیے۔

چاندی (۵۲ تولہ ۶ ماشہ) مین ۱ تولہ ۵ رتی کلدار (۵۴ روپیہ ۱۰ آنہ ۶ پائی) پر ۱۔۵۔۱۰ پائی

حصہ یعنی [illegible] روپیہ یا ڈھائی فیصدی یہ نصاب آج کل کے حساب سے
تخمیناً [illegible] پونڈ نو شلنگ انگریزی ہوتا ہے جسپر صرف ۲۰ روپیہ
۱۰ پائی زکوٰۃ واجب [illegible] ہوتی ہے اور یہ بھی شرط ہے کہ رقم یا مال نصاب پر پورا ایک
سال گزر [illegible] سال [illegible] جسنے کبھی دفعہ اسقدر چالیسوان حصہ دینا واجب ہوگا علاوہ برین
[illegible] کہ مال مالک نصاب کے قبض و تصرف مین ہو
[illegible] سکتا جو مال مالک نصاب کے قبضہ مین نہین ہے یا اسکی
وصول ہونیکی امید نہین ہے اوس پر زکوٰۃ بھی نہین باوجود حکم شرعی ہمپر اسقدر آسان
ہونیکی پھر اکثر مسلمان زکوٰۃ سے غافل رہین تو سخت تعجب ہے اس غفلت کا نتیجہ
یہ ہو رہا ہے کہ سیکڑون شریف خاندان اور صدہا غریب مسلمان تباہ ہوئے
جارہے ہین مسلمانون کی نااتفاقی کے اسباب پر جب ہم غور کرتے ہین تو انہین
ایک سبب ہمکو مسلمانون کی نااتفاقی کا حسد اور رشک بھی معلوم ہوتا ہے یعنے
ایک مسلمان بھائی دوسرے مسلمان بھائی کی ترقی کو دیکھہ نہین سکتا اب سوال
یہ ہے کہ حسد کیون پیدا ہو گیا اس کا بھی بڑا سبب زکوٰۃ کا نہ دینا ہے کیونکہ یہ
قول مسلمہ ہے اَلْاِنْسَانُ حَرِیْصٌ عَلٰی مَا مُنِعَ لَہٗ یعنے انسان سے جب کوئی
شئے روک دی جاتی ہے تو وہ شدت سے اوسکی حرص کرتا ہے اور حرص ہی باعث

بقیہ حاشیہ

سونا (۷ تولہ ۶ ماشہ یعنی ۸ ماشہ ۲ رتی) پونڈ (۳ پونڈ ۶ شلنگ) پر عہ ۵ ر ۱۰ پائی
(۲۰۰ درہم) یعنی ۵ درہم سکہ بھرپیہ (۶۳ روپیہ نرخ) پر [illegible] پائی

رشک وحسد ہوتا ہے اگر دولتمند مسلمان اپنے غریب حاجتمند مسلمان بہائیونکی
مدد کرین تو کس لیے یہ حسد کی آگ بھڑکے۔ اور کیون تحاسد اور تباغض کا بازار
گرم رہے کیون خونریزیان اور چوریان ہون معلوم ہوتا ہے کہ زکوۃ کے نہ
دینے کی وجہہ سے جرایم بھی زیادہ ہوتے ہین۔

اس وقت بڑا دہبہ اسلام پر افلاس کا ہے جس کی وجہہ سے غیر قومین
مسلمانون کو ذلیل وخوار سمجھتے ہین اگر مفلس مسلمانون کے افلاس کو زکوۃ سے
دور کیا جائے تو کوئی غریب مسلمان بہیک مانگتا ہوا نظر نہ آئے اور غیر قوم کے لوگونکو
اعتراض کا موقع نہ ملے اسی مد زکوۃ سے بیوایون کے نکاح کا انتظام لاوارث
یتیم بچون کی خبرگیری مسافرون کے زاد راہ کی سبیل فقرا اور ساکین کی معیشت
جو لوگ دین اسلام مین داخل ہون اونکے تالیف قلوب کے لیے خورونوش کا
اہتمام جو مولوی دینی علوم سے فارغ التحصیل ہون اونکے ذریعہ سے اشاعت اسلام کا
انتظام اندہے لولے لنگڑے کوڑہی شیخ فانی کے لیے بیت المعذورین غرضکہ دنیا
بھر کے قومی کام اس زکوۃ سے نکل سکتے ہین۔

زمانہ سابق مین اگرچہ شریعت اسلام نے اس فریضہ پر جبراً عمل کرایا تہا اور اسکا
وصول کرنا حاکم وقت کے متعلق تہا اور اوسکے وصول کا طریقہ یہ تھا کہ حاکم وقت
کی طرف سے عاملین زکوۃ مقرر تھے اور وہ تمام روپیہ بیت المال مین جمع رہتا تھا
اور بیت المال ہی سے مستحقین کو دیا جاتا تھا لیکن اب نہ ویسی اسلامی اور شرعی

حکومت ہے نہ اسطرح کے عاملین زکوۃ نہ وہ جرات نہ ہمت ع زمانہ دگر گونہ گشتین
نہاد ؛ ع آن قدح بشکست وآن ساقی نماند۔ کرین تو کیا کرین چپ رہین تو بھائی
مسلمانو نکی ہلاکت اور تباہی دیکھی نہین جاتی کہین تو کون سنتا ہے نقارخانہ مین
طوطی کی آواز لہذا ایسے وقت مین مسلمانونکی موجودہ حالت اور حکومت کو دیکھتے ہوئے
یہ رائے قایم ہوئی ہے کہ وَشَاوِرْهُمْ فِي الْأَمْرِ پر عمل پیرا ہو کر خود اس کام کو اکابرین
قوم کے حوالہ کیا جاوے تاکہ خود قوم وَأَمْرُهُمْ شُورَىٰ بَيْنَهُمْ پر عمل پذیر ہو کر
اس کام کو انجام دے اور قومی انجمنون سے اس فریضہ کی تکمیل کی جاوے۔

آجکل بفضلہ تعالی تمام دنیا کے مسلمانونمین قومی ہل چل پائی جاتی ہے اور اکثر مسلمانون
کی حکومتین شخصیت کو چھوڑ کر اپنی اصلی حالت (یعنے جمہوریت) پر آرہی ہین اسلیے
ایک ایسا امر یعنے فریضہ زکوۃ جو تمام ممالک کے مالدار مسلمانونسے وابستہ ہے سوائے
قومی اجتماع اور اسلامی ہمت کے پورا ہونا ناممکن ہے لہذا ہماری تجویز یہ ہے کہ تمامی
اسلامی دنیا کیلئے ایک صدر انجمن **مُدِیرِ فَرِیضَۂ زکوٰۃ** قایم کیجاوے اور اسکے
ماتحت تمام ممالک مین ملکی انجمنین رکھی جاوین اور ہر ملکی انجمنونکے زیر نگرانی مقامی
انجمنین قایم کی جائین۔

زکوۃ کا وصول کرنا اکثر مقامی انجمنونکا فریضہ ہوگا اور طریقہ خرچ اسی اصول پر مبنی ہوگا
کہ جسطرح شرع نے اجازت دی ہر مال زکوۃ کا ایک بہت بڑا حصہ مقامی ضروریات کیلئے
رکھا جاویگا اور اسمین سے ایک مقرر حصہ انجمن ملک کو روانہ کیا جاویگا ملکی انجمن ملکی

ضروریات کو پورا کرنیکے بعد ایک مقررہ حصہ صدر انجمن مین ہر سال بھیجدیا کریگی
تاکہ رقم زکوۃ کے ذریعہ سے تمام دنیا کی عمومی قومی ضروریات رفع ہوا کرین۔
مقامی انجمنونکے اراکین وہی ہونگے کہ جنکو مقامی سربرآوردہ مسلمان انتخاب کرین
اور انجمن ملک کے اراکین وہ ہونگے کہ جنکو مقامی انجمنونکے اراکین انتخاب کرین اور
صدر انجمن کے اراکین وہ ہونگے جنکو انجمن ملک کے اراکین انتخاب کرین۔
یون تو اتحاد کی صدائین بہت سنی اور سنائی جاتی ہین اور اتفاقکی بہت ساری
آوازین گونج رہی ہین لیکن ایسے زبانی جمع وخرچ سے کچھہ کام نہین چلتا جبتک روپیہ
کی جمع اور خرچ نہ ہو۔ ہمنو اوسکو اپنا دوست سمجھتے ہین اور اوسی کے اتحاد کا دم بھرتے
ہین کہ جو مصیبت کے وقت جان ومال سے ہمارے کام آوے اور آفت کے وقت
ہمارا ساتھہ دے ۔ دوست آن باشد کہ گیرد دست دوست ۔ در پریشان حالی ودرماندگی
جو لوگ مسلمانون مین قومی اتفاق اور اتحاد پیدا کرنا چاہتے ہین اور یہ بھی چاہتے ہین کہ
ہم ہر طرح سے اپنے بہائی مسلمانونکی ہمدردی کرین تو اونکے لیے یہی نسخہ زکوۃ کا ہے
کہ جاری کیا جاوے تاکہ زکوۃ کے وذریعہ سے اتحاد قایم ہو۔
اگرچہ فی زماننا ہماری قوم مین بھی بعض حضرات ایسے ہین کہ جو زکوۃ نکالتے ہین
اور خیرات اور قومی کامون مین روپیہ سے مدد کرتے ہین لیکن اکثر مواقع مین دیکھا
گیا ہے کہ خیرات کا طریقہ جیسا کہ چاہیئے اوس اسلوب پر نہین ہے اول تو خیرات ہی
بدتمیزی سے بٹتی ہے دوسرے مستحقین اور غیر مستحقین کا لحاظ نہین ہوتا اور اگر مستحق کو بھی

دیا جاتا ہے تو یا تو اسقدر زیادہ دیا جاتا ہے کہ ادمی خیراتی رٹھون پر ایک مدت تک وہ تکیہ کیے بیٹھا رہتا ہے اور محنت و مزدوری سے جان چراتا ہے یا اسقدر قلیل دیا جاتا ہے جو اوسکو کافی نہین ہوتا اگر خیرات کا یہ طریقہ جاری کیا جاوے کہ ہر شخص کو بقدر کفاف دیا جاوے اور پھر ضرورت پر اوسکی مدد کیجائے تو ہماری قوم نہ ایسی کاہل ہوسکتی ہے اور نہ ایسی بھک منگی۔

سبحان اللہ ایک وہ زمانہ تھا کہ سیدنا ابوبکر الصدیق رضؓ کے عہد حکومت مین جب بعض قبائل نے سرکشی کی اور مرتد ہوکر یہ کہنے لگے اگر ہم زکوۃ دینگے تو نماز نہین پڑہین گے اور اگر نماز پڑہین گے تو زکوۃ نہین دینگے حضرت ابوبکر الصدیق رضؓ نے اُن سے مقاتلہ کرنے کا حکم دیا حضرت عمرؓ مانع ہوئے اور یہ کہا کہ آپ قائلین کلمہ توحید سے کیسا مقاتلہ کرسکتے ہین حالانکہ حضرت نے کلمہ گویون سے قتال کرنیکو منع فرمایا ہے خلیفہ اول نے جواب دیا کہ اگر ایک اونٹ کا بندھن بھی جو زکوۃ کیوجہ سے اونپر واجب الادا ہوا ہے اگر اوسکو وہ ندینگے تو مین اون سے لڑونگا کیونکہ زکوۃ کلمہ توحید کا حق ہے اب افسوس صد افسوس یہ زمانہ آگیا کہ زکوۃ کو فرض لازمی سمجھنا تو کجا اور غربا کی خبر لینا کہان دولتمندونکی نظرون مین فقیر نہایت حقیر گنے جاتے ہین اور اگر آوین تو اون کو جھڑکیان دی جاتی ہین اُن سے ملنا عار سمجھا جاتا ہے حالانکہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہین بدأ الاسلام غریبا وسیعود کما بدأ فطوبی للغرباء اور دوسری جگہہ آپ ارشاد فرماتے ہین فقرا اغنیا سے پانسو برس پہلے جنت مین جاوینگے

اغنیا اپنے روپیہ پیسے کے حساب کیلئے اٹھے رہین ؟

حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی یہ دعا تھی اَللّٰھُمَّ اَحْیِنِیْ مِسْکِیْنًا وَاَمِتْنِیْ مِسْکِیْنًا وَ اُحْشُرْنِیْ فِیْ زُمْرَۃِ الْمَسَاکِیْنَ جن غربا سے حضور کو یہ الفت ہو دولتمند ونکو ان سے ایسی نفرت معاذ اللہ اخوت اسلامی کا اقتضا یہ ہے کہ انکے ساتھ ویسا ہی برتاؤ کیا جاوے جیسا کہ اپنے دولتمند بھائیونکے ساتھ برتاؤ کیا جاتا ہے بلکہ دولتمندون سے بڑھکر فقرا اور مساکین کی دلجوئی کی جاوے جو درحقیقت پروردگار عالم کی خدمت اور ضیافت ہے۔

یار لوگون نے زکوۃ نہ نکالنے کے حیلے بھی نکالے ہین سردست تو یہ حیلہ بیان کیا جاتا ہے کہ انکم ٹکس ہمسے لیا جاتا ہے اسوجہ سے زکوۃ ہمسے ساقط ہے اسکا جواب ہم یہ دیتے ہین کہ کجا انکم ٹکس اور کجا زکوۃ اسکو اسپر قیاس کرنا قیاس مع الفارق ہے اولًا یہ کہ سرکاری ٹکس ہر کسی سے لیا جاتا ہے اسمین قومی لحاظ نہین ہے۔ برخلاف زکوۃ کے کہ اسکے مکلف محض مسلمان ہی ہین دوسرے یہ کہ انکم ٹکس کے مصارف زکوۃ کے مصارف نہین وہ روپیہ سرکاری ضرورتون مین خرچ ہوتا ہے برخلاف زکوۃ کے مصارف کے کہ اسکا روپیہ خاصۃً غریب مسلمانون ہی پر خرچ ہوتا ہے اور اگر غیر قومونکو اس سے مدد بھی دیجاتی ہے تو اسیقدر کہ اسمین انکی تالیف قلوب ہو غیر قومین تو تالیف قلوب کیلئے سیکڑون ہزارون روپیہ خرچ کرین لیکن ہمارے مسلمان دولتمند بھائی زکوۃ ہی کے دینے مین تامل کرین ایسے ہم سب مسلمان دولتمندون سے اس امر کی استدعا کرتے ہین کہ فورًا اپنے غریب مسلمان بھائیونکی خبرلین اور زکوۃ کے دینے کیلئے مستعد ہوجاوین ہمارا تو خیال ہے کہ زکوۃ ہی سے تمام دنیا کے مسلمانونکی مصیبتین دور ہوسکتی ہین اسکے مقابلہ مین کوئی دوسری تجویز ایسی موثر اور نتیجہ خیز نہین ہوسکتی وَمَا عَلَیْنَا اِلَّا الْبَلَاغ

تمت